محمد عبداللہ قریشی

رسول اللہؐ کی گھریلو زندگی

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات کے ساتھ جس لطف و محبت سے پیش آتے تھے، اس کا ذکر سیرت کی کتابوں میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ حضورؐ کی زندگی انسانی معاشرت کا ایک مکمل نمونہ تھی۔ آپؐ نے وہ سب کچھ کر کے دکھا دیا جو ایک مثالی شوہر کو اپنی بیوی کی خاطر کرنا چاہیے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ "تم میں اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے اچھا ہے اور میں اپنی بیوی کے حق میں سب سے اچھا ہوں۔"

آں حضرتؐ اپنی تمام بیویوں سے یکساں سلوک کرتے اور ہر ایک کے معاملے میں عدل و انصاف فرماتے تھے۔ جب سفر میں تشریف لے جاتے تو ازواجِ مطہرات میں سے جن کے نام پر قرعہ پڑتا انھیں کو ساتھ لے جاتے اور وہی شرفِ معیت سے ممتاز ہوتیں۔ حضرت عائشہؓ سے حضورؐ کو خاص محبت تھی مگر یہ محبت حسن و جمال کی وجہ سے نہ تھی بلکہ اس وجہ سے تھی کہ ان کے سوا کسی اور بیوی کی موجودگی میں ان پر وحی نازل نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ آخری وقت میں بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ کے زانو پر سر رکھے وفات پائی۔ دعا فرمایا کرتے تھے کہ "الٰہی! جو چیز میرے امکان میں ہے (یعنی مساوات بین الازواج) میں اس عدل سے باز نہیں آتا۔ لیکن جو چیز میرے امکان سے باہر ہے (یعنی حضرت عائشہؓ کی قدر و منزلت) اُسے معاف کرنا۔"

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "شادی کے لیے عورت کا انتخاب چار اوصاف کی بنا پر ہو سکتا ہے — دولت، حسن و جمال، حسب نسب اور دین داری — تم دین داری کی تلاش کرو۔" اس لیے ازواج میں وہی زیادہ منظورِ نظر ہوتی جس سے دین کی خدمت سب سے زیادہ بن آ سکتی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فہم

مسائل، اجتہاد فکر اور حفظ احکام میں تمام ازواجِ مطہرات سے ممتاز تھیں - اسی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں محبوب تھیں -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اپنی بیویوں سے غیر معمولی انبساط کے ساتھ بھی پیش آیا کرتے تھے اور ان کا دل بہلانے کی خاطر کہانی بھی کہا کرتے تھے - ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے گفتگو کے دوران میں خرافہ کا نام آگیا - پوچھا - خرافہ کو جانتی ہو کون تھا؟ کہا نہیں - فرمایا - قبیلہ عذراہ کا ایک آدمی تھا - اُسے جن اٹھا کر لے گئے - وہاں اس نے بڑے بڑے عجائبات دیکھے - واپس آکر لوگوں سے بیان کیا - اس لیے جب کوئی عجیب بات اب لوگ سنتے ہیں، تو کہتے ہیں یہ تو خرافہ کی بات ہے - (پاک و ہند میں اسی کی جمع خرافات مستعمل ہے) -

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے کہانی کہنی شروع کی - فرمایا :

ایک دن گیارہ سہیلیاں ایک جگہ مل کر بیٹھی تھیں - باہم طے پایا کہ ہر ایک اپنے شوہر کا حال بے کم و کاست بیان کرے -

پہلی بولی :

"میرا شوہر اونٹ کا گوشت ہے جو کسی پہاڑ پر رکھا ہو - نہ میدان ہے کہ وہاں تک کوئی پہنچ جائے اور نہ گوشت ہی اچھا ہے کہ اُسے کوئی اُٹھا لے جائے -"

دوسری نے کہا :

"میں اپنے شوہر کا حال نہیں بیان کروں گی - اگر بیان کروں تو اس قدر لمبا ہے کہ ڈر ہے کچھ چھوڑ نہ دوں، اور اندر باہر کا سب حال نہ کہہ دوں "

تیسری نے کہا :

"میرا شوہر بڑا درشت ... - بولوں تو طلاق پاؤں اور چپ رہوں تو سمجھو کہ بیاہی ہوں نہ بن بیاہی "

چوتھی بولی:

"میرا شوہر حجاز کی رات ہے نہ گرم نہ سرد۔ نہ ڈر ہے نہ ملال۔"

پانچویں نے کہا:

"میرا شوہر گھر آتا ہے تو چیتا بن جاتا ہے۔ باہر جاتا ہے تو شیر ہو جاتا ہے۔ جو وعدہ کرے اس میں پرسش کی حاجت نہیں۔"

چھٹی نے کہا:

"میرا شوہر کھاتا ہے تو اکیلا سب چٹ کر جاتا ہے، پیتا ہے تو اکیلا سب سڑپ جاتا ہے۔ لیٹتا ہے تو خود سب اوڑھ لیتا ہے، کبھی دریافتِ حال کے لیے اندر بات نہیں کرتا۔"

ساتویں بولی:

"میرا شوہر بے وقوف اور نامرد ہے، کبھی سر پھوڑ دے، کبھی کچھ توڑ دے۔"

آٹھویں نے کہا:

"میرا شوہر چھونے میں خرگوش (نرم و گداز) اور سونگھنے میں کوسم ہے۔ اس کا چولھا کبھی ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ اس میں ہر وقت راکھ موجود رہتی ہے۔" (یعنی وہ بہت فیاض ہے)۔

نویں نے کہا:

"میرے شوہر کا بڑا مکان ہے۔ امیر ہے۔ اس کی تلوار کا پرتلا لمبا ہے۔ اس کے چولھے میں راکھ کا ڈھیر ہوتا ہے۔ (فیاض اور مہمان نواز ہے)۔

دسویں بولی:

"میرا شوہر مالک ہے اور تم مالک کو کیا سمجھیں؟ وہ ان سب سے بہتر ہے۔ اس کے اونٹوں کا بڑا گلہ ہے۔ وہ جو گھر میں پڑے رہتے ہیں۔ چرنے نہیں جاتے (اس خیال سے کہ خدا جانے مہمان کس وقت آجائے اور ان کے ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئے)۔ باجے کی آواز سن لیں تو سمجھ جائیں کہ موت کا دن آگیا (یعنی کوئی تقریب ہے۔ اس تقریب پر ذبح ہونا ہوگا)۔

گیارھویں نے اپنی بڑی طویل داستان شروع کی :

"میرے شوہر کا نام ابوزرع ہے - تم ابوزرع کو کیا سمجھیں ؟ اس نے زیوروں سے میرے کان اور چربی سے میرے بازو بھر دیے - مسرّت سے میرا دل خوش کر دیا - بکری والوں کے گھرانوں میں مجھے پایا لیکن ہنہنانے والے گھوڑوں، بلبلاتے والے اونٹوں، غلہ ملنے والے اور پھٹکنے والے مزدوروں میں لا کر مجھے رکھ دیا - بولتی ہوں تو کوئی بُرا نہیں کہتا - سوتی ہوں تو صبح کر دیتی ہوں - پیتی ہوں تو سب پی جاتی ہوں - ام ابی زرع - ام ابی زرع کیسی ہے ؟ اس کے کپڑوں کی گٹھڑی بھاری اور رہنے کا گھر وسیع ہے - ابوزرع کا بیٹا - ابوزرع کا بیٹا کیسا ہے ؟ سوتا ہے تو شمشیرِ برہنہ معلوم ہوتا ہے - کھاتا ہے تو حلوان کا دست کھا جاتا ہے - ابوزرع کی بیٹی کیسی ہے ؟ والدین کی فرماں بردار اور سوکن کے لیے رشک ہے - ابوزرع کی لونڈی، ابوزرع کی لونڈی کیسی ہے ؟ کہیں گھر کی کوئی بات باہر نہیں دہراتی - اناج کو فضول برباد نہیں کرتی - صفائی پسند ہے - گھر کو کوڑا کرکٹ سے نہیں بھرتی ۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیر تک یہ کہانی سنتے رہے - پھر فرمایا - "عائشہؓ ! مَیں تمھارے لیے ایسا ہی ہوں جیسے ابوزرع، ام ابوزرع کے لیے ۔"

عین اس وقت جب آپ اس قسم کی لطف و محبّت کی باتوں میں مصروف ہوتے، دفعتہً اذان ہوتی - آپ اُٹھ کھڑے ہوتے - حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں - "پھر یہ معلوم ہوتا کہ آپؐ ہمیں پہچانتے ہی نہیں ۔"[۵۱]

---

۵۱ سیرۃ عائشہؓ از سید سلیمان ندوی - ص ۴۱ - ۴۳ -